یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن و سنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف
فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ و تحقیق
فضیلۃ الشیخ ابوسیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

بعض جماعتوں کی ضمیر فروشی کا یہ عالم ہے کہ سب سے آگے نکل جانے کے شوق میں انھوں نے ملت اسلامیہ کے دشمنوں، یہودیوں، عیسائیوں، عالمی طاغوتی اور مرتدوں کے سامنے اپنی محبت اور وفاداریوں کی یقین دہانیاں کرائی ہوئی ہیں۔ کفار کے عالمی ایجنڈوں کو تقویت پہنچانے اور نافذ کرنے میں مدد فراہم کرنے کے لیے ان کے پاس کفار کے حق میں فتوے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ وہ کفار کے کفریہ اور اسلام دشمنی پر مبنی اقدامات کو جواز فراہم کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار بیٹھے ہیں۔

ان ضمیر فروش، ملت فروش اور دین فروش مولویوں، سیاستدانوں، صحافیوں اور نام نہاد دانشوروں کی زبانیں اور فتوے مجاہدین کے خلاف تلواروں سے زیادہ کاری ضربیں لگا رہے ہیں۔ بعض جماعتوں کے موقف اور منشور ایسے بودے ہیں کہ بیان کرنے کے قابل ہی نہیں ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ صورت ان تمام جماعتوں، تنظیموں اور تحریکوں کو نظر آ رہی ہے۔ امت مسلمہ کا وجود آج زخموں سے چور ہے، یہودیوں اور عیسائیوں کے فوجی دستے اپنی عسکری کاروائیوں کے ساتھ شریعت اسلامیہ کو ختم کرنا اور شمع اسلام کو بجھانا چاہتے ہیں۔ مسلمانوں کے مخلص جہادی لیڈروں اور روحانی پیشواؤں پر وہ بے دھڑک دہشت گردی اور غنڈہ گردی کی دن دیہاڑے کاروائیاں کر رہے ہیں۔ پوری دنیا کے نام نہاد مسلم حکمران اور ہمارے چہار سو پھیلی ہوئی یہ جماعتیں خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔ عوام الناس کے اندر پائے جانے والے ان مولویوں، مذہبی لیڈروں اور اصحاب جبہ و دستار سرکاری علماء کا مقصود و مطلوب روٹی کے چند ٹکڑے ہیں یا پھر لمبی اور گہری نیند کے مزے۔

ذرا سوچیے! بھلا مسلمانوں کی یہ جماعتیں، یہ مذہبی لیڈر اور یہ تنظیمیں اور تحریکیں کب دین اسلام کی غیرت اور لاج کے لیے اٹھیں گی؟ کب عزت وآزادی ان کو نصیب ہو گی؟ اور کب کرۂ ارضی پر ان کو استقلال، استحکام، غلبہ اور تفوق حاصل ہو گا؟

اللہ رب العزت، مالک الملک، خالق حقیقی، معبود برحق، شہنشاہِ کون ومکان کا ایک اٹل اصول ہے۔ وہ اصول اس کے آخری پیغمبر سید الاوّلین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین جناب محمد ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک ہر دور میں ایک جماعت ایسی ضرور باقی رکھے گا جو حق پر قائم رہے گی، حق کی خاطر جہاد کرتی رہے گی، قیامت تک اپنے مخالفین پر غالب رہے گی، ان کے دشمن ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

چند مخلص نوجوانوں کی یہ جماعت ایسے اجلے اور روشن چہروں والوں کی جماعت ہے۔ جن کی پیشانیوں پر بد دیانتی، خیانت ،لوٹ مار اور کرپشن کا کوئی داغ اور دھبہ بفضل اللہ تعالیٰ نہیں ہے۔ یہ بے داغ ماضی کے حامل نوجوان تھے۔ ان کے ہاتھ ہر معاملے میں صاف تھے۔ اللہ کے دشمنوں اور اسلام کے مخالفوں کے ساتھ انہوں نے کبھی کوئی ساز باز نہیں کی۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کافروں سے کوئی گندہ معاہدہ نہیں کیا۔ مسلمانوں کی جائیداد اور املاک کو کفار کے ہاتھوں فروخت نہیں کیا۔ انھوں نے مسلم علاقوں میں کافروں کو من مانیاں کرنے اور کھل کھیلنے کا کوئی موقع فراہم نہیں کیا۔ یہ خوددار، غیرت مند اور باحمیت نوجوان دین کی سربلندی اور شریعت اسلامیہ کے احیاء اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں کی ترویج کے لیے کھڑے ہوئے تھے۔

ہر وہ شخص جو قرآن وسنت پر تدبر و تفکر کرتا ہے، ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو چکھ لیتا ہے اور سلف صالحین کی سیرت وکردار پر غور وفکر کرتا ہے تو وہ شخص لازماً جان جاتا ہے کہ "مسئلہ الولاء والبراء" کی اسلام میں کیا اہمیت اور ضرورت ہے۔ "دوستی اور دشمنی کا معیار" یہ وہ موضوع ہے کہ جو دین کا ستون اور دین کی بنیاد ہے۔ یہ وہ ستون ہے کہ جس پر اس دین کی عمارت کھڑی ہے ۔"دوستی اور دشمنی" کے مسئلہ کا دین اسلام میں وہی مقام ہے جو انسانی جسم میں "سر" کو حاصل ہے۔ اگر سر کو جسم سے جدا کر دیا جائے تو سارا جسم بے حس وحرکت اور بے جان ہو جاتا ہے۔

اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے صحت ایمان کے لیے "الکُفْرُ بِالطَّوَاغِیت" کو شرط قرار دیا ہے۔ یعنی جب تک کوئی شخص تمام طاغوتوں کا انکار نہ کرے اس شخص کا عقیدۂ توحید اور عقیدۂ ایمان واسلام کبھی درست ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے "طاغوتوں کے انکار" کا حکم پہلے دیا ہے اور ایمان باللہ کا حکم بعد میں دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

﴿فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ﴾ (البقرۃ:256)

"پس جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔"

اس آیت میں "الْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ" سے دینِ اسلام اور شہادتِ توحید مراد ہے۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ طاغوت کا انکار اس وقت تک کیسے ممکن ہے جب تک اللہ تعالیٰ کے سوا تمام زندہ اور مردہ معبودوں اور ان کے عبادت گزاروں سے اعلان براءت اور اظہار نفرت نہ کیا جائے۔ اس صورت حال میں دنیا کے تمام طاغوتوں، اسلام کے مخالفوں اور زندہ مردہ معبودوں سے بیزاری اور بھی

بھی اس کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ جب الولاء والبراء کے عقیدہ پر مبنی جہاد فی سبیل اللہ معرضِ وجود میں آتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام باطل اور منسوخ دینوں پر غلبہ و سربلندی بھی عطا فرماتا ہے۔ مسلمانوں کو کافروں کے پنجۂ استبداد سے چھٹکارا بھی حاصل ہوتا ہے۔

مسلمانوں کی کوئی مذہبی جماعت ہو، کوئی اسلامی تنظیم ہو یا کوئی اسلامی ریاست اور مملکت، جس کا اصل منہج اور بنیاد اسلام کا شرعی عقیدہ "الولاء والبراء" نہیں وہ جماعت، تنظیم اور مملکت بالکل مردہ اور بے جان ہے۔ لازم ہے کہ اس پر چار تکبیرات (نماز جنازہ) پڑھ دی جائیں۔ ایسی جماعت، تنظیم اور مملکت کو اللہ رب العالمین کی طرف سے کبھی استحکام، پختگی اور قوت حاصل ہو سکتی ہی نہیں۔ ان کی مثال انتہائی گرمی کے موسم میں چٹیل میدان میں دکھائی دینے والے "سراب" کی سی ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا﴾

"(کافروں کے اعمال) چٹیل میدان میں چمکتی ہوئی ریت (سراب) کی طرح ہیں، جسے پیاسا شخص دور سے پانی سمجھتا ہے۔ لیکن جب اس کے پاس پہنچتا ہے تو کچھ بھی نہیں پاتا۔"

میرے موحد و مومن بھائیو! اس قسم کی جماعتیں اہل توحید اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگوں کی جماعتیں نہیں ہیں۔ نہ ان کو مسلمانوں، مجاہدوں اور موحدوں کی جماعتیں سمجھنا اور شمار کرنا چاہیے۔ یہ مذہبی جماعتیں اور اسلامی ریاستیں محض کٹھ پتلیاں ہیں۔ جس طرح ان کو کفار کی انگلیاں حرکت میں لاتی ہیں یہ اسی طرح حرکت کرتی ہیں۔ کافر طاقتیں، عالمی قوتیں، بین الاقوامی طاغوتی تنظیمیں (اقوام متحدہ، دولت مشترکہ، سلامتی کونسل، اور آئی ایم ایف وغیرہ) جس طرح کے مفادات ان سے حاصل کرنا چاہیں یہ ان کے سامنے دست بستہ ہو کر مجسمۂ تسلیم و رضا بنی ہوتی ہیں۔

ان جماعتوں، تنظیموں، ریاستوں اور ان کے کارکنوں اور افراد کی کثرت تعداد کی وجہ سے کبھی دھوکہ نہ کھائیے۔ جہنم کا ایندھن بننے والے لوگوں کی بلاشبہ کثرت ہی ہوگی۔ اس کے برعکس اسلام کی خاطر جہاد کرنے والے مخلص اور موحد افراد کی قلت کی وجہ سے بھی پریشان نہ ہوں کیونکہ یہی لوگ اسلام کی اصل قوت اور طاقت ہیں۔ لسی کے مقابلے میں اوپر نمودار ہونے والا مکھن تھوڑا ہی ہوتا ہے۔ یہی چند مخلص، موحد اور مجاہد افراد ہی حقیقی معنیٰ میں اللہ کی جماعت اور اللہ کا گروہ ہیں۔ یہی لوگ اللہ کی دوستی اور

محبت کے اصل حقدار ہیں۔ہر دور اور زمانہ میں یہ بالکل تھوڑے ،اجنبی اور پردیسی بن کر ہی نمایاں ہوئے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بَدَأَ الإِسْلاَمُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ [2])

"اسلام کا جب آغاز ہوا تھا تو اسلام اجنبی تھا۔اس پر پھر وہی حالت آجائے گی کہ یہ اجنبی ہو جائے گا۔(اس وقت جو دین پر چلیں گے وہ بھی اجنبی ہوں گے)پس ان اجنبیوں کو میری طرف سے مبارک باد ہو۔"

ان اجنبیوں کو آج کے زمانہ میں دیکھنا ہو تو آپ کو قبائلی علاقہ جات میں پھیلے ہوئے وہ مجاہدین نظر آئیں گے جن کی "دوستی اور دشمنی کا معیار" فقط اللہ رب العالمین کی ذات ہے۔وطن، قوم، خاندان، علاقائی اور لسانی تعصب ان کی دوستی اور دشمنی کا معیار نہیں ہے۔آج وہ اس دور کی یاد تازہ کر رہے ہیں جو ہمارے اسلاف کی اصل میراث تھا۔دین کے جو عقائد، نظریات اور جذبات راکھ کے نیچے دب چکے تھے وہ ان کو از سر نو زندہ کر رہے ہیں۔

آخر میں ہم اللہ رب العزت کے ہاں دعا گو ہیں۔اللہ تعالیٰ کو اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفات حمیدہ کا واسطہ اور وسیلہ پیش کرتے ہوئے سوال کرتے ہیں کہ:

- اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مجاہد اور موحد بندوں میں شامل کرلے۔ ہمیں ان اجنبیوں میں شامل کرلے جو ہر دور میں قلیل ہی رہے ہیں۔کل روز محشر اللہ تعالیٰ ہمیں قبروں سے زندہ کر کے ان کے ساتھ ہی شامل کرے۔

- ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی سوال کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو ایسی سیدھی شاہراہ پر چلادے کہ جس پر چل کر اہل توحید اور اہل اطاعت کو عزت و فلاح نصیب ہو۔اہل شرک و کفر کو ذلت ورسوائی اور شکست وریخت کا چہرہ دیکھنا پڑے۔توحید وسنت کا علم ہر سو لہرا جائے۔شرک و بدعت کا قبیح جھنڈا ذلت وپستی کا شکار ہو کر سرنگوں ہو جائے۔

---

2 صحیح مسلم=كتَابُ الإِيمَانِ: بَابُ بَيَانِ أَنَّ الإِسْلَامِ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا وَإِنَّهُ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، الحديث: 145

ہم اپنے پروردگار سے یہ بھی التجائیں کرتے ہیں کہ

- یااللہ! جو دین تونے بنی نوع انسان کے لیے پسند فرمایا ہے اس کو اپنی زمین پر قوت وطاقت عطا فرما۔ مسلمانوں کے درمیان خوف وہراس کو امن وسلامتی سے بدل دے۔ اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ ذلت وخواری کو عزت وشوکت میں تبدیل کر دے۔
- یااللہ تو اسلام اور مسلمانوں کی مدد فرما۔ کفر اور اہل کفر کو ذلیل ورسوا اور تباہ وبرباد فرما۔ یااللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے اور ہماری دعا کو شرفِ قبولیت بخشنے پر بھی قادر ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَ سَلَّمَ عَلٰى عَبْدِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ وَ عَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اَلْعَبْدُ الْفَقِيْرُ اِلٰى رَحْمَةِ رَبِّهٖ وَ مَوْلَاهُ

ابو عمر وعبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تعلق ایسے گمراہ فرقوں اور مرتد قسم کے لوگوں سے تھا جو اپنے پاس سے گھڑا ہوا جھوٹ موٹ پر مبنی دین اور بے سروپا باتیں اسلام کی طرف منسوب کرتے رہتے تھے۔ مثلاً فرقہ باطنیہ اور فرقہ قرامطہ کے لوگوں کا یہی طرز عمل تھا۔

ماہ وسال اور لیل ونہار کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اس طرح کے اور بھی بہت سے لوگ معرض وجود میں آئے۔ ایسے کینہ پرور منافقوں اور گمراہ مرتد فرقوں کی بد دیانتی وخیانت کی وجہ سے ہی تو مسلمان بہت زیادہ مصائب وآلام سے دوچار ہوئے۔

مسلمانوں کی ذلت وغلامی میں منافق حکمرانوں کا کردار:

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ایک صاحب بصیرت اور عقلمند شخص دائیں اور بائیں کے ماحول سے متاثر ہوئے بغیر خود محسوس کر سکتا ہے کہ مسلمانوں کے یہ مجرم اور بدخواہ تمام اسلامی ممالک اور علاقوں میں موجود ہیں۔ انہوں نے مسلم علاقہ جات کو کافروں کے ہاتھوں فروخت کر دیا اور مسلمانوں کی جائیدادیں اور املاک کو کافروں کے ہاں گروی رکھا ہوا ہے۔

بندروں اور خنزیروں کی اولاد، یہود آج کل مسلمانوں کے آقا اور مالک بنے ہوئے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف کینہ وبغض اپنے سینوں میں پالنے والے صلیب کے پجاری آج مسلمانوں کے سیاہ وسفید کے مالک بنے ہوئے ہیں۔ یہود ونصاریٰ کے علاوہ دیگر کافر بھی آج مسلمانوں کو غلام بنائے ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کافروں کی کسی بھی جنس، رنگ یا مذہب سے تعلق رکھنے والے ہوں۔

مجاہدین اسلام کے خلاف علماء کے فتاوی جات:

منافق اور بے دین مسلمانوں نے اپنی اپنی کرسیوں اور عہدوں کو محفوظ رکھنے کے لیے کافروں کے ساتھ ذلتوں اور رسوائیوں پر مبنی معاہدے کیے ہوئے ہیں اور اِن کرسیوں اور عہدوں پر وہ بزور شمشیر وسناں قابض ہوئے ہیں۔

پھر نہلے پر دہلا یہ کہ ان کو مسلمانوں ہی کی صفوں سے ایسے ایسے علماء سوء، درباری اور سرکاری مفتیان اور اصحاب جبہ ودستار مولوی ہاتھ لگ گئے جنہوں نے ضمیر فروشی اور دین فروشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے ایسے فتوے دے ڈالے جن فتوؤں سے ان مجرم حکمرانوں کے جرائم کو بھی نیک اعمال بنا کر پیش کیا گیا۔ کافروں کے ساتھ ذلتوں کے معاہدے (Pacts) کو جائز قرار دیا گیا

۔مسلمانوں کی مال و دولت اور جائیداد و املاک کافروں کے ہاتھوں بیچ دینے کو بھی درست کہا گیا۔ یہاں تک کہ ایسے ایسے قوانین بھی بنائے اور پاس کئے گئے کہ جن کی بدولت کافر و ملحد قوتیں مسلمانوں کی گردنوں پر سوار ہوتی چلی گئیں۔

بلکہ معاملہ اس سے بھی کہیں آگے چلا گیا۔ ان دین فروش مفتیوں نے یہ فتوے بھی جاری کر دیے کہ اگر کوئی ان جیسے مجرم و ملحد اور بے دین وسیکولر حکمرانوں کے خلاف خروج کرتے ہوئے کلمہ حق سربلند کرتا تو ان لوگوں کو قتل کرنا اور ان پر گولی چلانا بھی جائز و مباح ہے۔ یہ بھی فتوے جاری کئے گئے کہ جو بھی مجاہد فی سبیل اللہ ہے اس کو (دہشت گرد کا نام دے کر) قتل کرنا واجب ہے۔ یہ بھی فتوے جاری ہوئے کہ اگر کوئی شخص اللہ، اس کے رسول ﷺ اور مومنوں کے کسی دشمن کو قتل کر دے تو اس (مجاہد وغازی) کو قتل کرنا واجب ہے۔

خاص طور پر اگر کسی مجاہد کے ہاتھوں جہنم واصل ہونے والے کا تعلق کسی یہودی یا عیسائی لیڈر سے ہو تو پھر ساری حکومتی مشینری حرکت میں آجاتی ہے اور دین اسلام سے محبت کرنے والے سلفی العقیدہ اور مذہبی لوگوں کا جینا حرام کر دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں تو ان دین فروش مفتیان، ضمیر فروش شیوخ، محکمہ اوقاف کی وزارتوں پر براجمان ارکان حکومت، ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں رکھنے والے درباری وسرکاری مذہبی پیشواؤں کے پاس تو ہر وقت فتوے تیار ہوتے ہیں کہ دین کا جذبہ رکھنے والوں، دینی سوچ رکھنے والوں، جہاد کی تڑپ رکھنے والوں اور جہاد کی تیاری کرنے والوں کی گردنیں اڑانا اشد ضروری ہے۔

اگرچہ اس مجاہد نے فقط اسلام کی لاج رکھتے ہوئے اللہ اور رسول ﷺ کی عزت وناموس پر غیرت کھاتے ہوئے اور اسلام کی بے حرمتی پر کبیدہ خاطر ہوتے ہوئے اللہ رب العزت کے کسی دشمن کے خلاف برسرپیکار کسی یہودی کافر یا مرتد کو قتل کیا ہو۔

صرف مجاہدین اسلام ہی امید کی روشن کرن ہیں:

اللہ رب العزت کا بھی یہ اٹل فیصلہ ہے کہ جن ناگفتہ بہ اور بدترین حالات سے آج بے چارے مسلمان دوچار ہیں اس ذلت ورسوائی کو عزت وفلاح میں وہی لوگ تبدیل کریں گے جو اللہ رب العالمین کے لیے "الولاء والبراء" پر پختہ یقین رکھتے ہیں ۔یعنی ان کی دوستیاں بھی اللہ کے لیے ہیں اور اُن کی دشمنیاں بھی اللہ کے لیے ہیں، قادر وقدیر اللہ رب العالمین سے مدد طلب